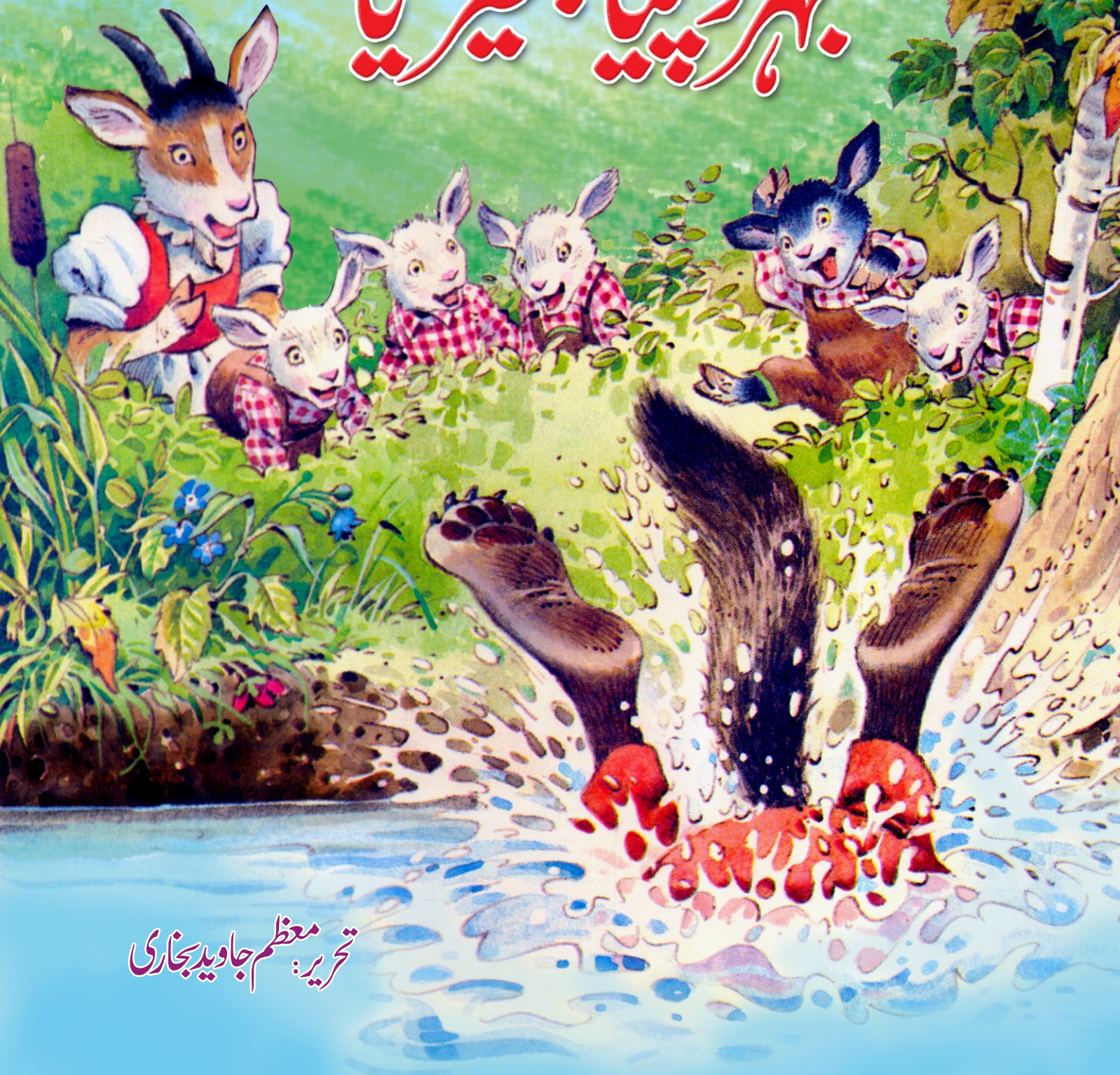


بهر دنیا بھیریا



تحریر: معظم جاوید بخاری

بہر و پیا بھڑیا

تحریر: معظم جاوید بخاری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک گاؤں میں ایک ادھیڑ عمر کی بکری رہا کرتی تھی۔ وہ نہایت سمجھدار اور عقلمند تھی۔ اس کا شوہر دوسرے شہر میں کام کرتا تھا جس کی وجہ سے گاؤں میں بی بکری کو تنہا رہنا پڑتا تھا۔ وہ بالکل تنہا نہیں تھی، اس کے ساتھ اس کے سات شرارتی بچے بھی رہتے تھے۔ جو اسے دن بھر تنگ کرتے تھے۔ وہ ان کی تمام شرارتوں کے باوجود انہیں پسند کرتی تھی اور ان سے نہایت پیار بھی کرتی تھی۔ وہ ساتوں بچے تقریباً ایک ہی عمر کے تھے اور سب کا قد بھی برابر تھا۔ ویسے تو تمام بچے ایک جیسے سفید رنگ کے تھے مگر ان میں ایک بچہ للی بھی تھا جو اپنے تمام بھائیوں سے بالکل مختلف اور نیلے رنگ کا تھا۔ وہ اپنی ماں کے نیلے بالوں سے مشابہ تھا۔ للی اپنے دوسرے بھائیوں کی نسبت کم شرارتی اور سمجھدار تھا۔ ایک دن بی بکری کو دوسرے گاؤں کسی کام سے جانا پڑا۔ اس نے اپنے تمام بچوں کو جمع کیا اور انہیں اپنی روانگی سے باخبر اور خبردار کیا کہ وہ اس کی غیر موجودگی میں کوئی شرارت نہ کریں، بل جل کر کھیلیں اور بغیر تسلی کے دروازہ بالکل نہ کھولیں۔ بچوں نے سنجیدگی سے اپنی ماں کی ہدایات سنیں اور وعدہ کیا کہ وہ اس کی عدم موجودگی میں



کوئی ایسا کام نہیں کریں گے جس کے باعث انہیں شرمندگی اٹھانا پڑے۔ بی بکری نے مکمل اطمینان کر کے اپنی ٹوکری اٹھائی اور نکل گئی۔ بچوں نے دور تک ماں کو جاتے ہوئے دیکھا۔ جب وہ ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی تو سب نے جوشیلا نعرہ لگایا اور اپنی اپنی شرارتوں میں لگ گئے۔ ان کی شرارتیں ایسی نہیں تھیں جن سے گھر کا سامان ٹوٹتا یا پھر کسی قسم کا نقصان ہوتا۔ وہ آنکھ میچولی جیسے کھیل کھیلا کرتے تھے۔ بی بکری جب جنگل کی راہ پر پہنچی تو اسے ایک ہمسائی ملی جو کسی کام سے فارغ ہو کر واپس گھر لوٹ رہی تھی۔ اس نے بی بکری کو دیکھا تو رُک گئی اور خیریت طلب کی۔ بی بکری نے اس کے دریافت کرنے سے پہلے ہی اسے بتا دیا کہ وہ ساتھ والے گاؤں جا رہی ہے جہاں سے وہ اپنے گھر کیلئے ضروری سامان خریدنا چاہتی ہے۔ ہمسائی نے اثبات میں سر ہلایا۔ بی بکری نے اسے یہ بتایا کہ گھر میں اس کے ساتوں بچے تنہا ہیں اور شرارتیں کر رہے ہوں گے۔ وہ جب گھر پہنچے تو اس کے گھر کا بھی خیال رکھے۔ اگر بچے آپس میں لڑ جھگڑ رہے ہوں تو انہیں منع کرے۔ ہمسائی نے یقین دلایا کہ وہ اس کے گھر اور بچوں کا خیال رکھے گی، وہ بے فکر ہو کر ساتھ والے گاؤں جاسکتی ہے۔ بی بکری نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اپنی راہ لی۔ وہ دونوں یہ بات نہیں جانتی تھیں کہ ان کے قریب ہی ایک بھیڑیا بہروپ لئے درخت کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا جس نے بی بکری کی تمام باتیں سن لی تھیں۔ بھیڑیے کو جب یہ معلوم ہوا کہ بی بکری کے گھر میں سات ننھے منے بچے ہیں اور گھر میں کوئی اور بڑا موجود نہیں ہے تو اس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ اس نے فوراً فیصلہ کیا کہ آج کا دن وہ بی بکری کے گھر ہی گزارے گا۔ وہ یہ بات بھی اچھی طرح جانتا تھا کہ آج کل کوئی کسی کا خیال نہیں رکھتا۔ بالکل ایسے ہی ہوا۔ ہمسائی جو نہی اپنے گھر پہنچی تو وہ یہ بات بھی بھول چکی تھی کہ اسے راستے میں بی بکری ملی تھی۔ وہ اپنے





کاموں میں لگ گئی۔ بھیڑیا ہمسائی کا تعاقب کرتے ہوئے گاؤں میں داخل ہو گیا۔ اس نے بالکل بکریوں جیسا بہروپ اختیار کیا ہوا تھا جس کے باعث اس کی آمد پر کسی نے دھیان نہیں دیا۔ وہ ہمسائی کے پیچھے پیچھے چلتا رہا۔ جونہی

ہمسائی اپنے مکان میں داخل ہوئی تو اس نے اگلے مکان کو

غور سے دیکھا۔ یہ مکان بی بکری کا ہی ہونا چاہئے۔ وہ یہ سوچتا ہوا اس مکان کے پاس پہنچ گیا۔ اسے اندازہ لگانے میں مشکل پیش نہ آئی

کیونکہ اندر سے بی بکری کے ساتوں شرارتی بچوں کے شور و غل کی آوازیں صاف سنائی

دے رہی تھیں۔ بھیڑیا مکان کے عقبی طرف گیا اور وہاں موجود کھڑکی سے اندر جھانک کر جائزہ لینے لگا۔ بچے

دوسرے کمرے میں اودھم مچا رہے تھے۔ بھیڑیے نے وہیں ٹھہر کر سوچا کہ اسے کیا حکمت عملی کرنا چاہئے کہ

بی بکری کے تمام بچے آسانی سے اس کے ہاتھ لگ جائیں۔ یہ الگ بات تھی کہ بچوں کی کلکاریاں سن کر اس کی

بھوک چمک اٹھی تھی اور اس سے صبر نہ ہو رہا تھا۔ وہ اپنی بے صبری پر قابو نہ رکھ پایا اور بغیر کسی منصوبہ کے دروازے

کی طرف چل پڑا۔ اس نے اپنا بہروپی لباس اور ٹوکری مکان کے پہلو میں اتار دی تھی۔ اس نے

دروازے پر پہنچ کر آہستگی سے دستک دی۔ بچے جو اندر اودھم

مچا رہے تھے، دروازے پر دستک سے چونک پڑے۔ وہ

دروازے کے پاس پہنچے اور آپس میں کھسر پھسر کرنے لگے۔

بالآخر لٹی نے حوصلہ کر کے پوچھا کہ کون ہے؟ بھیڑیے

نے چالاکی سے ہمسائی کی آواز بناتے ہوئے کہا کہ وہ ان

کی ہمسائی ہے اور ان کی ماں کے کہنے پر پتہ کرنے کیلئے

آئی ہے۔ دروازہ کھولو تا کہ میں اندر آ کر دیکھوں کہ تم



لوگوں نے گھر کی کیا درگت بنا دی ہے؟ یہ سن کر بچوں نے کاننا پھوسی کی اور کہا کہ بی ہمسائی! تمہارے گلے کو کیا ہوا ہے؟ آج تمہاری آواز کچھ اچھی نہیں سنائی دے رہی ہے ایسا لگتا ہے کہ سانس پھولی ہوئی ہے۔ بھیڑیا یہ سن کر دنگ رہ گیا کہ اس کی بے صبری کے باعث اس کی معمولی سی کانپ رہی تھی، بچوں نے اسے فوراً بھانپ لیا۔ بھیڑیے نے بات بنا کر کہا کہ ابھی کچھ ہی



دیر پہلے تمہاری ماں مجھے جنگل میں ملی تھی۔ اس نے مجھے تاکید کی تھی کہ جلدی جلدی گھر پہنچوں، میں تیز تیز قدم اٹھا کر آئی ہوں اسی لئے سانس پھولا ہوا ہے، تم لوگ دروازہ کھولو تاکہ میں اندر آؤں اور پانی کا گلاس پی کر سکوں لے سکوں۔ بچوں نے یہ سن کر کہا کہ بی ہمسائی! تم ایسا کرو کہ اپنے گھر جاؤ اور وہیں سے پانی پی لو۔ ہمیں ماں نے سختی سے منع کیا ہے کہ ہم دروازہ بالکل نہ کھولیں گے۔ بچوں نے دروازہ نہ کھولا تو بھیڑیا سوچ میں پڑ گیا کہ اب کیا جائے کیونکہ دروازہ کھلے بغیر وہ اندر جا نہیں سکتا تھا اگر اس نے دروازہ توڑنے کی کوشش کی تو شور سے لوگ جمع ہو جائیں گے اور پھر یقیناً اس کی خیریت نہیں ہوگی۔ بھیڑیا نے یہ قیاس کیا کہ اس کی آواز بالکل ہمسائی جیسی نہیں بن پائی جس پر بچے کھٹک گئے ہیں لہذا وہاں سے ایک قریبی سٹور میں پہنچا اور اس نے وہاں سے ایک پیزا خریدا۔ وہ پیزا کھا کر اپنی آواز کی خرابی کو درست کرنے لگا۔ کچھ دیر بعد وہ دوبارہ بی بکری کے مکان کے دروازے پر آن دھمکا۔ اس نے دروازے پر دستک دی۔ بچوں نے اندر سے پوچھا کہ کون ہے؟ بھیڑیے نے ہمسائی کی آواز بنا کر دروازہ کھولنے کیلئے کہا۔ اس بار اس کی آواز کافی بھلی تھی۔ بچے آواز سن کر دھوکا کھا گئے کہ یہ واقعی ان کی ہمسائی ہی





ہے۔ لٹی جو سمجھدار بھی تھا اس نے دروازہ کھولنے سے بھائیوں کو منع کیا اور کہا کہ ہمیں دروازہ کھولنے سے پہلے پوری طرح تسلی کر لینا چاہئے۔ بھائیوں نے اس کی بات سن کر اتفاق کیا۔ لٹی نے کہا کہ وہ اپنا ہاتھ کھڑکی تک اٹھائے تاکہ وہ تسلی کر لیں کہ واقعی تم بی ہمسائی ہی ہو۔ بھیڑیے نے بغیر سوچے سمجھے اپنا بازو

کھڑکی میں اٹھا دیا۔ لٹی نے جب ہاتھ دیکھا تو چیخ کر بولا کہ تم یقیناً بی ہمسائی نہیں ہو کیونکہ تمہارا ہاتھ سفید کے بجائے سیاہ رنگ کا ہے ہم دروازہ بالکل نہیں کھولیں گے۔ بھیڑیا یہ سن کر سٹپٹا گیا۔ وہ واپس مڑا اور دوبارہ سٹور پر پہنچا۔ اس نے وہاں بغور جائزہ لیا کہ اب کیا جائے؟ اچانک اس کی نگاہ آٹے کے کھلے تھیلے پر پڑی تو اس کی آنکھیں چمک گئیں۔ وہ جلدی سے تھیلے کے پاس پہنچا اور دھڑ دھڑ اس میں ہاتھ مارنے لگا۔ دکاندار یہ دیکھ رہا تھا۔ اس نے چیخ کر بھیڑیے کو ایسا کرنے سے منع کیا۔ بھیڑیے کا کام بن چکا تھا وہ مسکرا کر سٹور سے باہر نکلا اور اطمینان سے چلتا ہوا ایک بار پھر بی بکری کے دروازے پر پہنچ گیا۔ اس نے دستک دی اور دوبارہ بی ہمسائی کی آواز میں دروازہ کھولنے کا کہا۔ بچوں نے پہلے کی طرح اسے ہاتھ دکھانے کی فرمائش کی۔ چونکہ بھیڑیے کے ہاتھ آٹے سے لتھڑے ہوئے تھے اس لئے بچے دھوکا کھا گئے کہ یہ واقعی بی ہمسائی ہے۔ لٹی



نے اپنے بھائیوں کو سمجھانے کی کوشش کی کہ یہ کوئی نو سرباز لگتا ہے جو بار بار بہروپ بدل بدل کر آ رہا ہے۔ ہمیں دروازہ نہیں کھولنا چاہئے مگر اس کے بھائیوں نے اس کی بات پر دھیان نہیں دیا اور دروازہ کھول دیا۔ لٹی کی نگاہ جو نہی بھیڑیے پر پڑی تو وہ جست لگا کر بھاگ نکلا جبکہ دوسرے بھائی ویسی پھرتی نہ دکھا سکے۔ بھیڑیے کو دیکھتے ہی ان کی سٹی گم ہو گئی۔ بھیڑیے نے اپنے سامنے ننھے منے بچے دیکھے تو وہ خوشی سے پھولے نہ سمایا۔ بچوں نے بھاگ کر چھپنے کی کوشش کی۔ کوئی خالی



ڈرم میں گھس گیا تو کوئی تجوری میں۔ کسی نے پلنگ کے نیچے چھپنا پسند کیا تو کوئی کھانے کی میز کے نیچے گھس گیا۔ کوئی پانی کے مٹکے کی آڑ میں چھپ گیا تو کوئی جھاڑو کے پیچھے۔ بھیڑیا اطمینان سے اندر داخل ہوا اور اس نے سب سے پہلے دروازہ بند کیا۔ اس کے بعد وہ ایک ایک کر کے تمام بچوں کو ہڑپ کرتا چلا گیا۔ بچوں کو تلاش کرنا اس کیلئے مشکل ثابت نہیں ہوا۔ جب وہ چھ بچوں کو کھا چکا تو اس کا پیٹ بے حد پھول چکا تھا۔ اسے یہ یاد نہیں رہا کہ اس نے چھ بچے





کھائے ہیں یا سات۔ اس نے تمام گھر کے کونوں کھدروں میں دیکھا کہ کوئی باقی تو نہیں بچا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ واقعی ساتوں بچوں کو ہڑپ کر چکا ہے تو اس نے دروازہ کھولا اور جنگل کی راہ لی۔ وہ دل میں ہنس رہا تھا کہ جب بی بکری واپس لوٹے گی تو اسے پتہ بھی نہیں چلے گا کہ اس کے سات ننھے منے بچے کہاں گئے؟ بھیڑیے کے جانے کے بعد چھپا ہوا للی بالکونی سے نیچے اتر۔ اس نے اپنے سب بھائیوں کو بھیڑیے کے منہ میں

جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ خوف سے بری طرح کانپ رہا تھا۔ اس نے ڈرتے ڈرتے دروازہ بند کیا اور گھر کا بکھرا ہوا سامان سمیٹنے کی کوشش کی۔ وہ شام تک یونہی خوفزدہ دبکا رہا۔ شام کو جب بی بکری واپس لوٹی تو اس نے رورو کر تمام حال اسے سنا دیا۔ بی بکری نے جب یہ سنا کہ بھیڑیے نے اس کے بچوں کو ہڑپ کر لیا ہے تو اس نے ذرا سا حوصلہ نہیں ہارا۔ اس نے للی کا ہاتھ تھاما اور جنگل کی طرف نکل پڑی۔ کافی دیر تک ادھر ادھر بھٹکنے کے بعد اسے بھیڑیا مل گیا جو ایک درخت کے نیچے ٹیک لگائے خواب خرگوش کے مزے اڑا رہا تھا۔ اس کا پیٹ کافی پھولا ہوا تھا۔ للی نے اسے پہچان لیا۔ بی بکری اپنے ساتھ ایک قینچی بھی لائی تھی۔ وہ چپکے سے بھیڑیے کے قریب آئی اور قینچی سے اس کا پیٹ چاک کیا۔ اس کے چھ بچے اس کے پیٹ میں دھرے دھرے پڑے تھے۔ بی بکری ایک ایک کر کے ان تمام کو اس کے پیٹ میں



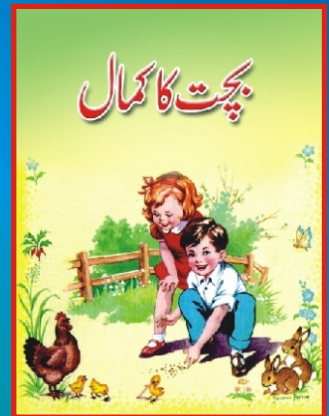
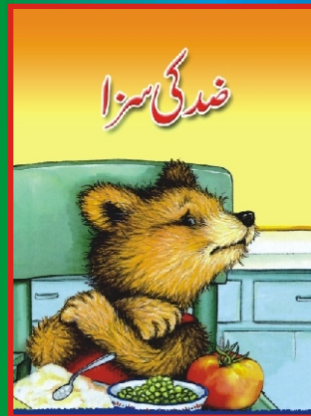
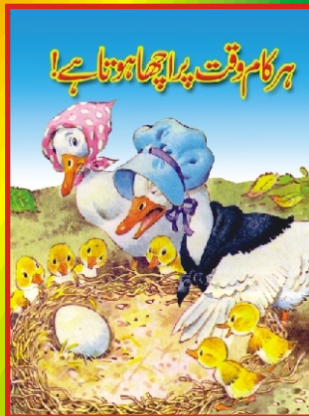
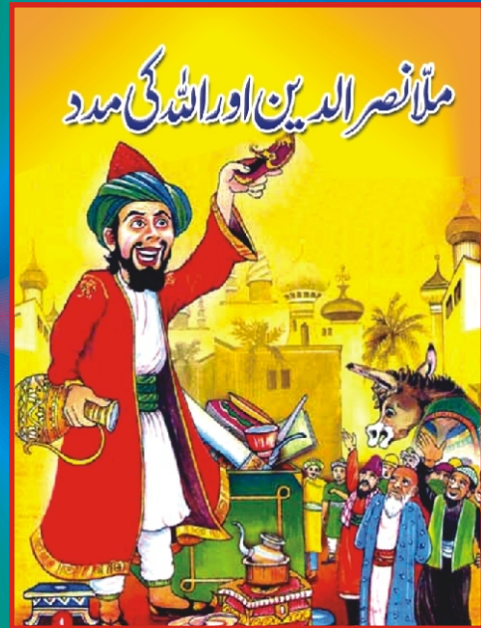
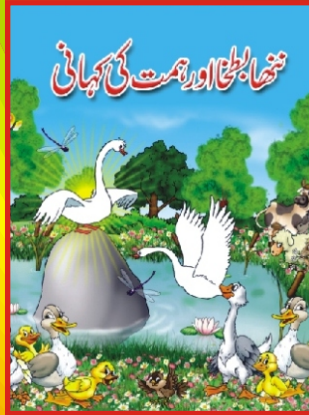
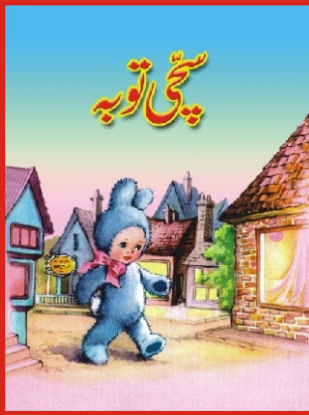
نکالا اور کچھ دور لا کر انہیں لٹی کے حوالے کر دیا جو ایک درخت کی اوٹ سے یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔ بی بکری نے بھاری پتھر اٹھائے اور بھیڑیے کے پیٹ میں ڈال کر سوئی دھاگے سے اس پیٹ دو بارہ سی دیا۔ بھیڑیا اس قدر بے خبر سو رہا تھا کہ اسے ذرا بھی بھنک نہ پڑی کے اس کے ساتھ کیا ماجرا ہو چکا ہے؟ بی بکری نے اپنے بے



ہوش بچوں کو پانی چھینٹوں سے جگایا۔ بچے اپنی ماں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اسی دوران بھیڑیے کو پیٹ میں درد کا احساس ہوا تو اس کی آنکھ کھل گئی۔ بھیڑیے نے سوچا کہ شاید وہ زیادہ کھا چکا ہے اسی لئے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔ وہ گرتے پڑتے ندی کے قریب پہنچا۔ وہ جونہی پانی پینے کیلئے نیچے جھکا تو وہ آپ سنبھال نہ سکا اور پھر ندی کے پانی میں جا گرا۔ وہ پوری کوشش کے باوجود بھی باہر نکل نہیں پایا اور ندی کی تہ میں ہمیشہ کیلئے ڈوب گیا۔ اس کے بعد وہ سب ہنسی خوشی اپنے گھر چلے آئے۔ انہوں نے اب اپنی ماں سے پکا وعدہ کیا تھا کہ وہ دوبارہ ایسا دھوکا بالکل نہیں کھائیں گے۔ ایک بار کے آزمائے کو دوبارہ آزمانا بے وقوفی ہوتی ہے۔



کہانیاں آپ سب کیلئے



Nexage Digital Publishing Company 2nd floor, Rajpoot Market, Urdu Bazar Lahore, Pakistan

نیکس ایج ڈیجیٹل پبلشنگ کمپنی سیکنڈ فلور راجپوت مارکیٹ، اردو بازار لاہور پاکستان